پروفیسر خالد شبیر احمد

مجلس احرار اسلام

(ناظم شعبہ تصنیف وتالیف مجلس احرار اسلام) ذیل کی نظم محترم پروفیسر صاحب نے ۱۸، اپریل ۱۹۹۹ء کو لاہور میں دفتر احرار کی افتتاحی تقریب میں پڑھ کر سنائی (ادارہ)

ہر وقت شہادت کے طلبگار ہیں احرار
تاریخ کا اک جاگتا کردار ہیں احرار

احرار سے روشن ہے جہاں اہل جنوں کا
سرمایۂ قربانی و ایثار ہیں احرار

ہر ایک قدم جن کا بخاری کے قدم پر
دل دے کے محبت کے خریدار ہیں احرار

ہر دور میں غیرت کا نشاں بن کے رہے ہیں
ہو معرکہ در پیش تو للکار ہیں احرار

اسلام کی عظمت کا ہیں انمول نمونہ
ہر دور میں اسلام کی تلوار ہیں احرار

قدموں میں رہی ان کے فرنگی کی حکومت
ہر جنگ حریت کے طرف دار ہیں احرار

کشمیر کی وادی ہے گواہ ان کے جنوں کی
کشمیر کی نسبت سے بھی کردار ہیں احرار

ہر صاحبِ کردار کے دل کی ہیں یہ دھڑکن
دلبر ہیں دل افروز تو دلدار ہیں احرار

اصحابِ محمد کے ہیں یہ والا و شیدا
مقصود محمد کے ہی کردار ہیں احرار

ہر موج حوادث میں قدم آگے بڑھے ہیں
ہیں مستِ جنوں عزم سے سرشار ہیں احرار

دھڑکے ہے جو دل ان کا فقط دین کی خاطر
ہر ایک معاند سے خبردار ہیں احرار

ہر حال میں مزدور کی عظمت کے ہیں قائل
یوں زر کے پجاری پہ گراں بار ہیں احرار

ہر ایک ادا ان کی نرالی ہے انوکھی
جس طرح سے دیکھا ہے طرحدار ہیں احرار

محفل میں جو پوچھا کبھی احرار کی بابت
ہر ایک پکارا کہ وضعدار ہیں احرار

جھکتے نہیں دبتے نہیں دشمن سے ذرا بھی
اک عزم تگ وتاز کی یلغار ہیں احرار

غیرت میں ہیں بے مثل، تیور میں ہیں یکتا
ہر زاویے، ہر پہلو سے خود دار ہیں احرار

رونق ہیں ہر معرکۂ دار و رسن کی
ہر رزم میں شمشیر چمک دار ہیں احرار

حق گوئی و بے باکی ہے احرار کا شیوہ
سر بازی میں یوں رونق بازار ہیں احرار

نسبت سے بخاری کی سدا مست رہے ہیں
بستانِ بخاری کی ہی مہکار ہیں احرار

حیدرؓ ہوں کہ حمزہؓ ہوں خالدؓ ہوں کہ شبیرؓ
ان کے ہی تو مے خانوں کے مے خوار ہیں احرار

ہر دور میں رخ موڑا ہے طوفان بلا کا
ہر معرکے میں اس طور جگر دار ہیں احرار

دل ان کا ہی ہر درد کے دامن سے بندھا ہے
یوں قوم کے ہر فرد کے غم خوار ہیں احرار

اللہ کی نصرت پہ بھروسہ ہے انہیں جو
ہے اس کا کرم برسر پیکار ہیں احرار

اعزاز ہے احرار کا احمد کی غلامی
ہر دشمن دیں کے لئے تلوار ہیں احرار

یہ میرِ شریعت کی دعاؤں کا ہے صدقہ
پھر لڑنے کو اور مرنے کو تیار ہیں احرار

بے جگری سے لڑتے ہیں جو اسلام کی خاطر
دشمن بھی پکار اٹھا کہ جی دار ہیں احرار

احرار کے کردار میں ماضی کی جھلک ہے
ماضی ہی کا اک لہجۂ گفتار ہیں احرار

ہو ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ!
سردے کے بھی جنت کے خریدار ہیں احرار

ہے نظمِ شریعت پہ مدار اپنی بقا کا
یوں حاضر و موجود سے بیزار ہیں احرار

باندھے ہوئے ہاتھ ان کے حضور حرف کھڑے ہیں
اقلیم خطابت کے شہر یار ہیں احرار

یہ رازِ حقیقت نہیں پوشیدہ کسی سے
کشتی ہے جو اسلام تو پتوار ہیں احرار

دل ان کا منور تو زباں گل افشاں ہے
ہو بازی جو سر دھڑ کی تو تیار ہیں احرار

ہے یاد مجھے عہد حبیب[۱] آج بھی ہمدم
جس عہد جواں ساز کی جھنکار ہیں احرار

گلشیر[۲] کی عظمت ہے عقیدت کا مرقع
اعزازِ شہادت کے سزاوار ہیں احرار

حکمت میں تدبر میں کہاں تاج[۳] کا ثانی
پھر ان کے تفکر کے طلبگار ہیں احرار

شورش[۴] کی جسارت بھی ہے احرار کی عظمت
اور ضیغم[۲۱] احرار کی للکار ہیں احرار

افضل[۵] کا قلم طرزِ نگارش کا ہے جادو
ہے ان کی عنایت کہ قلمکار ہیں احرار

لاتے نہیں خاطر میں یہ زنداں ہو کہ ہو دار
افضل[۲۲] کا جو سرمایۂ افکار ہیں احرار

جانباز[۶] جواں ہمت و کردار کا پیکر
ہاں جس کی شجاعت کے پرستار ہیں احرار

احسن[۷] ہو کہ حافظ[۸] ہو مظفر[۹] ہو کہ مظہر[۱۰]
ان سب کی اداؤں کے نگہدار ہیں احرار

ہیں یاد ہمیں غازی[۱۱] بھی سردار[۱۲] بھی معراج[۱۳]
ان تینوں کے سارے ہی رضا کار ہیں احرار

ازبر ہیں ہمیں شورش و جانباز کی نظمیں
انور[۲۳] تیرے رزمیہ اشعار ہیں احرار

کس کس کا کروں ذکر کہ مجھے یاد سبھی ہیں
خوددار ہیں جی دار ہیں، صبار ہیں احرار

بوذر[۱۴] کی قیادت کا ثمر دیکھ رہے ہیں
گو رنج جدائی سے گراں بار ہیں احرار

محسن[۱۵] کی قیادت کا صلہ ہم کو ملا ہے — سر مستِ انا پیکر ایثار ہیں احرار
ممنت کا معین[۱۶] کی کرشمہ ہے یہ سب کچھ — جرأت کا جواں جذبوں کا کہسار ہیں احرار
دیکھا ہے ثناء اللہ[۱۷] تو یاد آیا ہے ماضی — اس ماضیٔ ذی شاں کے علمدار ہیں احرار
ہے طرز سلیمی[۱۸] میں جو یہ فقر کا جوہر — ہر وصفِ حمیدہ سے گہر بار ہیں احرار
ہے لطفِ لطیف[۱۹] ہم پہ خداوند کی رحمت — ظلمت کے اندھیروں میں ضیا بار ہیں احرار
جواں عزمِ کفیل[۲۰] اپنی قیادت کا ہے جھومر — ہاں جس کی مساعی سے ثمر بار ہیں احرار
دھرتی پہ حکومت ہو فقط ربِ علیٰ کی — اس نعرۂ توحید کی تکرار ہیں احرار
لاہور میں دلتر کی خبر میں نے سنی جو — کہہ دی ہے یہ نظم میں نے کہ بیدار ہیں احرار
الفاظ کے پردے میں ہے اسلاف کی تصویر — شعروں کا میرے مرکزِ اظہار ہیں احرار
لفظوں میں پروئے عقیدت کے یہ موتی — ہر شعر کا عنوانِ گہر بار ہیں احرار
ہے ناز ہمیں اپنے رضا کاروں پہ ہر دم — احرار رضا کار، رضا کار ہیں احرار
آواز یہ آتی ہے میرے دل سے ہر اک پل — احرار ہیں احرار ہیں احرار ہیں احرار
شعلہ ہیں یہ غیروں کے لئے برقِ تپاں کا — اپنوں کے لئے سایۂ دیوار ہیں احرار
تاریخ کے اوراق میں پائندہ ہیں زندہ — ہر خرمنِ باطل کو شرر بار ہیں احرار
واقف ہیں عدو کاٹ سے جس کی سبھی خالد — مومن کی وہ اک تیغ بے زنہار ہیں احرار

۱۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، ۲۔ مولانا محمد گلشیر شہیدؒ، ۳۔ ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، ۴۔ شورش کاشمیریؒ، ۵۔ مفکر احرار چودھری افضل حقؒ، ۶۔ جانباز مرزاؒ، ۷۔ احسن عثمانیؒ، ۸۔ حافظ علی بہادر خانؒ، ۹۔ مظفر علی شمسیؒ، ۱۰۔ مولانا مظہر علی اظہرؒ، ۱۱۔ غازی محمد حسین (سالار پنجاب)، ۱۲۔ سردار محمد شفیع (سالار ہندوستان)، ۱۳۔ سالار معراج دین (سالار لاہور)، ۱۴۔ جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ، ۱۵۔ سید عطاء المحسن بخاری امیر مرکزیہ، ۱۶۔ پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نائب امیر مرکزیہ، ۱۷۔ چودھری ثناء اللہ بھٹہ، ۱۸۔ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، (ناظم مرکزیہ)، ۱۹۔ عبداللطیف خالد چیمہ (ناظم نشریات)، ۲۰۔ سید محمد کفیل بخاری۔ (مدیر نقیب ختم نبوت)، ۲۱۔ ضیغم احرار شیخ حسام الدینؒ، ۲۲۔ مفکر احرار چودھری افضل حق، ۲۳۔ علامہ انور صابری

قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے کے گھر چھاپہ لٹریچر برآمد، مقدمہ قائم

سیالکوٹ (بیورو رپورٹ) تھانہ پسرور پولیس نے موضع بن باجوہ کے ایک قادیانی انتظار باجوہ کے خلاف قادیانیت کی تبلیغ کرنے اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر کے اس کے گھر سے ممنوعہ لٹریچر بھی برآمد کر لیا ہے۔ (خبریں لاہور، ۵ مارچ ۱۹۹۹ء)